بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوابُ حامدًاومصلّیا

(۱)۔۔۔صورتِ مسؤلہ میں امام صاحب لوگوں کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا وکیل ہے، لہٰذا اگر امام صاحب کا مذکور بیٹا بالغ اور مستحقِ زکوٰۃ ہے یعنی اس کی ملکیت ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے برابر مالیت نہ ہو اور وہ سید بھی نہ ہو اور اس کو رقم کا مالک بنا کر دیدیں تو درست ہے، ان لوگوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(۲)۔۔۔درست ہے۔

(۳)۔۔۔یہ صورت زیادہ بہتر ہے بشرطیکہ بیٹا مستحقِ زکوٰۃ ہو۔

الدر المختار – (2 / 269)

وللوكيل أن يدفع لولده الفقير وزوجته لا لنفسه إلا إذا قال ربها ضعها حيث شئت

حاشية ابن عابدين – (2 / 349)

قوله (قوله ولا إلى طفله) أي الغني فيصرف إلى البالغ ولو ذكرا صحيحا فأفاد أن المراد بالطفل غير البالغ ذكرا كان أو أنثى في عيال قوله (بخلاف ولده الكبير) أي البالغ كما مر والمانع أن الطفل يعد غنيا بغنى أبيه بخلاف الكبير فإنه لا يعد غنيا بغنى أبيه

البحر الرائق – (2 / 265)

وَأَطْلَقَ الطِّفْلَ فَشَمِلَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَمَنْ هو في عِيَالِ الْأَبِ أو لَا على الصَّحِيحِ لِوُجُودِ الْعِلَّةِ وَقُيِّدَ بِالطِّفْلِ لِأَنَّ الدَّفْعَ لِوَلَدِ الْغَنِيِّ إذَا كان كَبِيرًا جَائِزٌ مُطْلَقًا

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تنویر احمد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۷ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

۲۲ نومبر ۲۰۱۲ء